۲۔ قائدین نے بجا طور پر محسوس کیا کہ عدلیہ سمیت کوئی ادارہ خود مختار اور آزاد نہیں ہے پھر بھی اعلیٰ عدلیہ سے انصاف اور قانون کی عملداری کے لئے امید رکھی جاسکتی ہے۔لہٰذا درج بالا دونوں اہم معاملات پر عدالت عالیہ سے رجوع کیا جائے گا اور درخواست کی جائے گی کہ آئین پاکستان کی رو کے مطابق قرآن وسنت کی روشنی میں حکومت کو قانون سازی کا پابند بنایا جائے۔

ایرانی صدر ڈاکٹر روحانی کی پاکستان آمد پر مولانا سمیع الحق مدظلہ کا خطاب اور مشورے

۲۶/مارچ کو ایرانی صدر پروفیسر ڈاکٹر حسن روحانی پاکستان کے دو روزہ دورہ کے لئے ۲۷ مارچ کے ظہر واپسی سے قبل انہوں نے اسلام آباد میں پاکستان کے علماء ومشائخ اور دیگر اہم شعبوں کے شخصیات سے ملاقات کی ایرانی سفارتخانہ کی خصوصی دعوت اور خواہش پر مولانا سمیع الحق نے بھی اس تقریب میں شرکت کی، وقت کی کمی کے بناء پر منتظمین تقریب نے صدر ایران کے خطاب سے پہلے مولانا سمیع الحق کو پورے مجمع اور اداروں کی طرف سے مختصر خطاب اور خیر مقدم کہنے کی دعوت دی مولانا نے دو چار منٹ خطاب فرمایا۔جسے صاحبزادہ اسامہ سمیع نے ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے نقل کیا۔(مدیر)

عالی مرتبت معزز مہمان ڈاکٹر روحانی صاحب!صدر اسلامی جمہوریہ ایران اور دیگر معزز شرکاء وفد مہمانان گرامی!

میں دل کی گہرائیوں سے ان تمام معزز حاضرین اور جمعیۃ علماء اسلام اور شخصیات کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ کے پاکستان آمد پر صمیم قلب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

ظہور اسلام کے بعد عہد صحابہ سے تعلق برصغیر پاک وہند سے ایران کا تعلق قائم ہوا اور الحمد للہ کہ یہاں علم فن وثقافت اور علوم عربیہ دینیہ سب خراسان اور ایران کے ذریعہ پاکستان کو آئے اس لحاظ سے آپ ہم برصغیر کے مسلمانوں کے محسن ہیں کہ آپ نے ہمارے ملک کے اسلامی ثقافتی بنیادوں میں اساسی حصہ ڈالا۔اور شاعر نے کہا ہے......

نشہ در بادہ گہر در صدف وبو در گل آنچناں لطف ندارند کہ تو در خانہ ما

اس وقت کی سب سے بڑی ضرورت امت مسلمہ کو جو چیلنجز درپیش ہے وہ وحدت ہے، وحدت امت اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے مخالفین سب متحد ہو چکے ہیں، امت مسلمہ کے خلاف، اور وہ سب اس نقطہ پر متفق ہیں تو وحدت کا مقابلہ بھی وحدت سے کیا جاسکتا ہے۔

صدر محترم! آپ اس میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں اور پورے عالم اسلام کے حکمرانوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری وحدت کو نقصان پہنچانے والی کوششوں سے بچایا جاسکے اور سازشوں کو ناکام بنایا جائے ورنہ دشمن امت مسلمہ کے تقسیم پر عمل پیرا ہیں اور علاقائی، لسانی، طبقاتی اور فرقہ واریت مسلک اور مذہب کی بنیاد پر امت کی تقسیم گویا دشمن کی کامیابی ہے، اگر عالم اسلام کے حکمران اس سازش کو ناکام بنانے کی کوشش کریں تو بڑے اچھے نتائج نکلیں گے، ہم انفرادی طور پر چند سال قبل پاکستان میں یہ کوششیں آزما چکے ہیں کہ تمام مکاتب فکر کو ایک جگہ جمع کیا اور تمام مسالک اور فرقے ایک جگہ شیر وشکر بیٹھ گئے اور یکجہتی اور رواداری کا ماحول پیدا ہوا ۱۷ نکاتی ایک ضابطہ اخلاق پر ہمارا اتفاق ہوا جو میں نے وہاں تہران میں بھی بین الاقوامی مذاہب کانفرنسوں میں پیش کیا تو اگر کسی کی شخصی اور انفرادی کوششیں کامیاب ہوسکتی ہیں تو حکمران اس نقطہ پر پوری توجہ مرکوز کریں تو اور بھی پائیدار ثابت ہوسکتی ہے، سب سے بڑا خطرناک چیلنج ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کرانا ہے اور اس سے امت کو بچانا ہم سب کا فرض ہے، حکمران اگر اسمیں قائدانہ کردار ادا کریں تو وحدت کا یہ خواب جلد شرمندہ تعبیر ہو سکے گا، ایران کو بھی کلیدی ادا کرنا چاہئے دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں دہشتگرد کہلایا جارہا ہے پوری امت اور عالم اسلام پر یہ دہشتگردی مسلط کی گئی ہے اور اس کے جواب میں ہمارے حکمرانوں سمیت ہر طرف شور مچ رہا ہے کہ پوری امت مسلمہ دہشتگرد ہے تو ایک گزارش میری یہ ہے کہ پورے عالم اسلام کے حکمران اس پر توجہ مرکوز کریں کہ دہشتگردی کیا ہے اسکے حدود وقیود کیا ہیں؟ اسکی واضح اور غیر مبہم تعریف کیا ہے ایک بڑی طاقت نے افغانستان پر قبضہ کیا تو وہ جہاد تھا، دوسری طاقت آگئی پھر وہ ساری جدوجہد دہشتگردی کہلائی گئی ہمیں اقوام متحدہ کے ذریعہ مغربی اقوام سے مطالبہ کرنا چاہئے یا خود عالم اسلام کے حکمران مل بیٹھ کر اس کی تعین کریں، کشمیر میں دہشتگردی ہے یا جہاد؟ فلسطین میں دہشتگردی ہے یا جہاد؟ افغانستان میں دہشتگردی ہے یا جہاد؟ اور کونسی چیز جہاد اور دہشتگردی میں فرق کرنے والی ہے تو میری گزارش یہی ہوگی کہ امت کو تقسیم سے بچایا جائے اللہ کرے کہ ہم عرب وعجم اور فرقوں اور لسانی اور جغرافیائی تقسیم سے بالاتر ہوکر اس تمام صورتحال کا سامنا کریں میں ایک بار پھر دل کی گہرائیوں سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ اتنے حساس اور نازک وقت میں آپ کا پاکستان آنا بہت بروقت اور عین موقع پر آپکا آنا بہت اہم ہے اللہ آپکی آمد ہمارے لئے مبارک فرمادے۔